*Al-Qawārīr - Vol: 03, Issue: 03,*
*April – June. 2022*

OPEN ACCESS
*Al-Qawārīr*
**pISSN: 2709-4561**
**eISSN: 2709-457X**
**Journal.al-qawarir.com**

# لڑکیوں کے مذہبی مدرسہ جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات میں طالبات کی تفریحی سرگرمیاں

# *Recreational Activities for Females Students in Religion Madarsa of Girls Jamia Binoria Al- Aalmia Lil Banat*

***Rafia Naz ****
*M.A Islamic Studies Teacher of Jamia Binoria Aalmia International University*

**ABSTRACT**

*Islam has brought a message of respect for humanity and protection of rights Before Islam, every weaker section of society was under the control of the powerful However, the condition of women was the worst. From day one, Islam has not only recognized the religious, social, legal and political role of women, but also guaranteed their rights. Islam dislikes undue harshness and violence, which is why where it allows men to travel and have fun, it also encourages women to be happy and to have opportunities for leisure. Be provided The need for recreation is natural. When a person gets tired of doing family affairs, then recreation and relaxation gives comfort to the heart and strength to the limbs .Therefore, Islam has set some limits for women, within which women can travel wherever they want. Therefore, in this article, the restrictions on women's travel and recreation will be explained and the restrictions will be highlighted .Avoid going to places where there are acts of sin, such as music concerts. Women should avoid going out without a veil. Women should choose good and polite clothes. Women must avoid mixing with men, as well as inappropriate photography. Women must protect their eyes and avoid bad eyesight. Non-Shari'ah sports must be avoided for entertainment purposes. Prayers are also obligatory in travel and recreation. Examples of travel and entertainment in the life of the Holy Prophet.ﷺExamples of the Prophet's wives going on a journey with the purified ones*

**Keywords**: *recreational activites, women's, islam*

## تمہید

اسلام کامل و مکمل شریعت اور دینِ فطرت ہے، اسلامی نظام کوئی خشک نظام نہیں، کہ جسمیں تفریح طبع اور زندہ دلی کی کوئی گنجائش نہ ہو، بلکہ وہ فطرتِ انسانی سے ہم آہنگ اور فطری تقاضوں کے عین مطابق ہے چونکہ انسان کی خلقت اس طور پر کی گئی ہے کہ مسلسل کام کرنے سے اس کے اعضاء تھک

CC BY

جاتے ہیں، اور ہمت و حوصلے پست ہو جاتے ہیں، لہذا تفریح اعصاب کو آرام پہنچاتی ہے اور قوت پیدا کرتی ہے، اور نئے جذبے سے کام کرنے پر آمادہ کرتی ہے، چنانچہ اگر اس فطری ضرورت کو نظر انداز کیا جائے تو اس کے خطرناک نتائج بر آمد ہوتے ہیں۔

**تفریح کا مفہوم**

تفریح کا لفظ اردو، عربی اور فارسی تینوں زبانوں میں مستعمل ہے، اردو میں اس سے مراد خوش طبعی، چہل، ہوا خوری، دل بہلانا، اور طبیعت کی فرحت کیلئے استعمال ہوتا ہے۔(1) اصلاً یہ لفظ عربی زبان کا ہے، اسکا مادہ ف، ر، ح، ہے، فرح کا مطلب، نقیض الحزن ہے، یعنی غم کا متضاد۔

قال ثعلب:"هو ان يجد فى قلبه خفة"" کہ وہ اپنے دل میں ہلکا پن پائے "اسی طرح الفرحۃ سے مراد وہ چیز ہے، جس سے خوشی حاصل ہو، یا وہ چیز جس کے بدلے میں فرحت ملے۔(2) یہی وجہ ہیکہ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات میں جہاں ایک طرف عقائد، عبادات، معاشرت، و معاملات کے اہم مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی ہے، وہیں زندگی کے لطیف اور خوشگوار پہلو پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، لہذا اخلاقی، و شرعی حدود میں رہتے ہوئے، کھیل کود ، زندہ دلی، خوش طبعی کی بلا امتیاز مرد وزن نا صرف اجازت دی گئی ہے، بلکہ اسے مستحسن و مندوب بھی قرار دیا گیا ہے، خود آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام تر شان و شوکت، رعب، دبدبہ کے باوجود اپنے اخلاقِ کریمانہ کے ساتھ بعض اوقات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ ازراہِ تفریح مزاحیہ گفتگو فرماتے تھے۔ حضرتِ انس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں سے مکمل اختلاط رکھتے تھے، یہاں تک کہ ازراہِ شفقت و مزاح ہمارے چھوٹے بھائی سے کہتے: اے ابو عمیر: نغیر بلبل کا کیا ہوا۔ (انکے چھوٹے بھائی کے پاس ایک بلبل تھا، جس سے وہ کھیلا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ مر گیا)(3) اسی طرح حضرتِ انس رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم سے، سواری کیلئے اونٹ مانگا، تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کہ میں تمہیں سواری کیلئے اونٹ کا بچہ دونگا، اس شخص نے کہا: کہ میں اونٹ کے بچے کا کیا کرونگا، تو آپ نے فرمایا: اونٹ بھی تو اونٹنی کے ہی بچے ہوتے ہیں(4) اسی طرح تفریح طبع کیلئے ایسے کھیل کو داختیار کرنا، جن سے ذہنی و جسمانی ورزش ہو، انکی آپ علیہ السلام نے نا صرف اجازت دی ہے، بلکہ ترغیب بھی دی ہے۔

عقبہ بنِ عامر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھی، پھر اسے چھوڑ دیا، تو وہ ہم میں سے نہیں، یا اس نے نافرمانی کی"(5)

"اسی طرح جابر بنِ عبد اللہ کی روایت میں ہے" کہ اللہ کی یاد سے تعلق نہ رکھنے والی ہر چیز لہو لعب ہے، سوائے چار کے، آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ کھیلنا، اپنے گھوڑے کو سدھانا، نشانہ بازی کیلئے چلنا، اور تیراکی سیکھنا (سکھانا)"(6) نیز احادیثِ مبارکہ میں صحابہ کرام کے آپس میں دوڑ کے مقابلے ثابت ہیں۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرتِ زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے درمیان دوڑ کا مقابلہ ہوا، تو زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سبقت لے گئے، تو فرمایا کہ ربِ کعبہ کی قسم میں تم پر سبقت لے گیا، پھر ان دونوں کے درمیان دوبارہ مقابلہ ہوا، تو حضرتِ عمر نے کہا کہ

ربِ کعبہ کی قسم میں تم پر سبقت لے گیا ہوں۔(7) لیکن بعض ناقدین یہ اعتراض کرتے ہیں، کہ اسلام میں خواتین کیلئے سیر و تفریح کا کوئی تصور نہیں ، لیکن انکا یہ اعتراض باطل اور سوئے فہم پر مبنی ہے، جسکی اسلام نے بھرپور تردید کی ہے، پس خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن زندگی اور پاکیزہ تعلیمات امتِ مسلمہ کیلئے بہترین نمونہ ہیں، آپ علیہ السلام کی حیات طیبہ پر روشنی ڈالی جائے، تو معلوم ہوگا، کہ آپ علیہ السلام نے امہات المؤمنین کی تعلیم وتربیت وتزکیہ نفس کے ساتھ انہیں تفریحی وسائل بھی فراہم کیے ہیں۔ حضرتِ عائشہ رضی اللہ تعالی عنھا فرماتی ہیں: کہ خدا کی قسم میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، کہ آپ علیہ السلام میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ہوگئے، جبکہ کچھ حبشی نیزوں کے ساتھ مسجد کے صحن میں کھیل رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھے چھپا رہے تھے، اور میں آپ کے کان اور کندھوں کے درمیان سے حبشیوں کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی، آپ علیہ السلام میری وجہ سے کھڑے رہے، یہاں تک کہ میں خود ہی واپس ہوئی، اب خود اندازہ کرو کہ میری جیسی کھیل کود کی شوقین اک کم عمر لڑکی کتنی دیر تک دیکھتی رہی ہوگی(8) ایک اور روایت میں حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں، کہ میں ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی، میں نے آپ کے ساتھ دوڑ لگائی، اور آگے نکل گئی، کچھ عرصہ کے بعد پھر ایک سفر میں میرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوڑ کا مقابلہ ہوا، اب میرے جسم پر کچھ گوشت چڑھ گیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے آگے نکل گئے، اور فرمایا: یہ اسکے بدلے میں ہے۔(9)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہر وہ تفریح اور کھیل جن سے دینی و دنیاوی فوائد حاصل ہوں، وہ جائز ہیں، بشرطیکہ انہیں فوائد کی نیت سے کھیلا جائے، محض لہو ولعب کی نیت نہ ہو، لیکن ہر وہ تفریح یا کھیل، جس سے احکام شریعت کی خلاف ورزی ہو، اور جو انسان کو گناہوں کی طرف دھکیل دے، اور اسکے نتیجے میں اللہ کی نافرمانی وناراضگی لازم آئے، شرعاً ممنوع وناجائز ہے۔ تفریح کی اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مدرسہ جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات میں طالبات کی تفریح کا بھرپور خیال رکھا جاتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے طالبات کو بہترین تفریحی وسائل بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ ذیل میں مدرسہ جامعہ بنوریہ للبنات کا مختصر التعارف پیش کیا جاتا ہے۔

### مدرسہ جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات کا تعارف

دینی مدارس و مکاتب کا وجود ایک مسلم معاشرے کی تعمیر وترقی کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، جس طرح انسانی جسم کے اعضاء کی درستگی و سلامتی کا مدار ریڑھ کی ہڈی پر ہوتا ہے، اسی طرح ایک مسلم معاشرے میں اسلامی تہذیب وثقافت کی ترویج، اخلاقی، سماجی و مذہبی روایات و اقدار کا قیام، اور معاشرے کے اجتماعی شعور وانفرادی تشخص کے ارتقاء کا انحصار مدارسِ دینیہ پر ہوتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ مدارسِ اسلامیہ دین کے محفوظ قلعے، ہدایت کے سرچشمے، اسلام کی پناہ گاہیں اور اشاعتِ دین کا سب سے اہم ذریعہ ہیں، ماضی کے دریچے سے جھانکا جائے تو معلوم ہوگا کہ زندگی کے میدان میں مختلف علوم وفنون کے ماہرین، بڑے بڑے اطباء، انجینیئر، صنعت کار اور علم وحکمت کے دانشور، مدارس دینیہ نے ہی قوم کو عطا

کیے ہیں، پس مدارسِ اسلامیہ نے جہاں اسلام کے جیالوں کی درست سمت کی جانب رہنمائی کرنے اور انہیں علم وہدایت کے چشموں سے سیر اب کرنے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑی، وہیں دوسری طرف معاشرے کی نصف آبادی سے بھی صرفِ نظر نہیں کی، چنانچہ مدارسِ بنین کے ساتھ ساتھ اسلام کی بیٹیوں کی تعلیم وتربیت کیلئے بنات کے مراکز بھی قائم کیے گئے، کیونکہ اسلام کی نظر میں دینی تعلیم، مرد وعورت دونوں کیلئے یکساں طور پر مطلوب ہے، یہی وجہ ہیکہ عہدِ رسالت میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعلیم وتربیت کے ساتھ، خواتین کی تعلیم وتربیت وتزکیہ نفس پر بھی بھرپور توجہ دی، اور انکی تعلیم وتعلم کیلئے ہفتہ میں ایک دن مقرر فرمایا، چنانچہ اسی مقصد کے حصول کے پیشِ نظر آج سے تقریباً 26 یا 27 سال قبل بنات الاسلام کیلئے ایک مدرسہ کی داغ بیل ڈالی گئی، جو کہ جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات کے نام سے موسوم ہے، جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات ایک منفرد دینی ادارہ ہے، جسے دیگر اداروں کے مابین امتیازی حیثیت حاصل ہے، جس کے قیام کا مقصد ایسی نیک اور باعمل طالبات تیار کرنا ہے، جو دینی وعصری تعلیم کے زیور سے آراستہ وپیراستہ ہو کر، اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اور صحابیات کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے، قوم کی فلاح وبہبود میں نمایاں کردار ادا کریں، چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر جامعہ ھذا میں دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم اور مختلف زبانوں، جیسے انگریزی، عربی، اردو، وغیرہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے، بنیادی طور پر جامعہ میں چار اہم شعبے پائے جاتے ہیں۔

**شعبہ کتب:** کہ جس میں آیاتِ قرآنیہ واحادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے تطہیر قلوب، تزکیہ نفس اور مختلف علوم وفنون کی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ اخلاقی وعملی تربیت پر زور دیا جاتا ہے۔

**شعبہ حفظ وناظرہ:** اس شعبے میں ماہرات معلمات کے زیرِ سایہ اسلام کی ننھی کلیوں کو قرآن کی تعلیم دی جاتی ہے، نیز اسلام کے بنیادی عقائد واحکام سکھلائے جاتے ہیں۔

**شعبہ اسکول:** اس شعبے کے قیام کا مقصد دینی علوم کے ساتھ مکمل شرعی وباپردہ ماحول میں طالبات کو جدید عصری علوم سے آگاھی فراہم کرنا ہے۔

**شعبہ تخصص فی الفقہ:** اس شعبے کا مقصد ایسی ماہر فقیہات، محدثات، مفسرات، اور دین کی داعیات تیار کرنا ہے، جو معاشرے میں رائج جہالت کا خاتمہ کریں، اور اسلام کے پیغام کو چہار سو عام کریں۔ چنانچہ ان تمام شعبوں سے وابستہ معلمات انتہائی محنت، لگن، اور اخلاصِ نیت سے طالبات کی تعلیم وتربیت کیلئے انتھک کوششیں کرتی ہیں۔ جامعہ بنوریہ عالمیہ چونکہ ایک بین الاقوامی ادارہ ہے، جسمیں طالبات کے قیام کیلئے جدید سہولیات سے مزین اقامت گاہ اور بہترین کھانے پینے کا بندوبست کیا گیا ہے، تاکہ طالبات پر امن ماحول میں تعلیم کے ساتھ ساتھ عملی تربیت بھی حاصل کرسکیں، اسی بناء ہر ناصرف ملکِ پاکستان بلکہ بیرون ملک جیسے امریکہ، لندن، چائنہ، جاپان، کمبوڈیا، فرانس، اور فیجی وغیرہ سے طالبات حصولِ علم کی خاطر جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات کا رخ کرتی ہیں۔ اس مدرسے کا امتیازی وصف یہ ہیکہ اسمیں تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ طالبات کی صحت مند، ذھنی وجسمانی نشو نما کیلئے

نصابی سرگرمیوں کے علاوہ غیر نصابی و تفریحی سرگرمیوں کا بھی انعقاد کیا جاتا ہے، تاکہ انکے ذریعہ سے طالبات کی تحریری و تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کیا جا سکے۔

**جامعہ بنوریہ عالمیہ میں طالبات کی تفریحی سرگرمیاں**

تفریح طبع چونکہ انسانی فطرت کیلئے بے حد ضروری ہے، لہذا اسی ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات میں طالبات کی دینی اخلاقی و عملی تربیت کے ساتھ ساتھ انکی فطری و جبلی صلاحیتوں کو ابھارنے کیلئے تفریحی وسائل مہیا کیے جاتے ہیں، ذیل میں طالبات کی چند ایسی سرگرمیاں ذکر کی جارہی ہیں، جو انہیں مکمل شرعی وباپردہ ماحول میں میسر ہیں۔

1- جامعہ کے وسط میں ایک وسیع وعریض کھیل کا میدان ہے، جہاں طالبات اپنے فارغ اوقات میں مختلف اقسام کے کھیل، جیسے کرکٹ، فٹبال، بیڈمینٹن وغیرہ کھیلتی ہیں، اور آپس میں دوڑ کے مقابلے کرتی ہیں۔

2- اسی طرح مدرسہ ہذا میں کھیلوں کا عالمی دن منایا جاتا ہے، جس میں طالبات کے مابین انکی دلچسپیوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مختلف اقسام کے کھیلوں کا مقابلہ کروایا جاتا ہے، اور جیتنے والی طالبات کو اعزازی میڈلز سے نوازا جاتا ہے۔

3- طالبات کے درمیان ہفتہ وار بزم میں تلاوتِ قرآن، حمد و نعت اور اردو، عربی و انگریزی زبان میں تقریری مقابلے کروائے جاتے ہیں، تاکہ ان میں ثقہ بالنفس پیدا ہو، اور وہ جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و نبوت، اور قرآن کی ہدایت و دعوت کا پیغام پوری دنیا تک پہنچا سکیں۔

4- اسی طرح طالبات کی تحریری صلاحیتوں کو نکھارنے کیلئے مختلف عناوین پر مضمون نویسی و مقالہ نگاری کے مقابلے کرائے جاتے ہیں۔

5- فن مصوری ایک قدیم ترین فن ہے، اور تاریخ کے حوالے سے اسے بہت اہمیت حاصل ہے، کیونکہ مصوری کے ذریعے سے انسان اپنے مشاعر و جذبات کا بہترین انداز میں اظہار کر سکتا ہے، اس فن کی اہمیت کے پیشِ نظر طالباتِ مدرسہ عصریہ کو نا صرف، مصوری کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے، بلکہ ان سے مختلف انواع و اقسام کے چارٹس و بینرز بنوائے جاتے ہیں، جو کہ کلاس رومز میں آویزاں کیے جاتے ہیں۔

6- اسکے علاوہ مدرسے میں ایک وسیع پیمانے پر جدید طرز کے مطابق کتب خانہ قائم کیا گیا ہے، جسمیں دینی و دنیاوی، اور مختلف علوم و فنون لطیفہ، طنز و مزاح، ادب، شعر و شاعری پر مشتمل کتابیں، اردو، انگریزی، فارسی و چینی زبانوں میں مہیا کی گئی ہیں، طالبات اپنے فارغ اوقات میں اپنی من پسند کتابوں کا مطالعہ کر کے استفادہ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ لطف انداز بھی ہوتی ہیں۔

7- اسکے علاوہ طالبات فارغ اوقات میں آپس میں مختلف موضوعات پر بحث و مباحثہ اور مزاحیہ گفتگو کرتی ہیں، جس سے نا صرف تفریح طبع حاصل ہوتی ہے، بلکہ ذہنی استعداد میں بھی اضافہ ہوتا ہے، اور انکے درمیان اخوت بھائی چارگی، اور الفت و محبت کا رشتہ استوار ہوتا ہے۔

8-اسلام بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے، اور اسکے لیے ایک دوسرے کو کھانا کھلانے، اور اسکا اہتمام کرنے کو ایک نہایت پسندیدہ امر سمجھا گیا ہے، لہذا ایام فرصت میں طالبات ایک دوسرے کی دعوت کرتی ہیں، اور آپس میں تحفے تحائف کا تبادلہ کرتی ہیں۔

9-جامعہ میں ہر سال ایک سالانہ تقریب کا انعقاد کیا جاتا ہے، جسمیں طالبات اپنی پر سوز آواز اور خوش الحانی کے ساتھ تلاوتِ قرآن، حمد و نعت سے سامعین کے دلوں کو محظوظ کرتی ہیں، نیز اس تقریب میں امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے والی طالبات کے مابین شیلڈز تقسیم کی جاتی ہیں اور درس نظامی سے فراغت حاصل کرنے والی طالبات کی خمار پوشی کی جاتی ہے-اور اس کے ساتھ ساتھ حفظ و ناظرہ قرآن کریم مکمل کرنے والی طالبات کی بھی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور تحائف سے نوازا جاتا ہے-

10-مدرسے میں طالبات کو جدید قسم کی ورکشاپس کے ذریعہ سے دنیا بھر میں ہونے والے معاملات سے آگاھی فراہم کی جاتی ہے، اور عہدِ حاضر کو طبیعتِ شریعت کے مطابق ڈھالنے کی ترکیب سکھلائی جاتی ہے۔

11-مدرسہ ھذا کی طالبات ناصرف مدرسے میں، بلکہ دوسرے مدارس میں جاکر فنِ خطابت کے جوہر دکھاتی ہیں لہذا اب تک طالبات کئی عالمی و ملکی سطح پر منعقد کیے گئے مقابلوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر کے اپنے مدرسے کا نام روشن کر چکی ہیں۔ نیز مدرسہ جامعہ بنوریہ میں ناصرف طالبات کی صاحیتوں کو اجاگر کیا جاتا ہے بلکہ معلمین و معلمات کی استعداد کو بڑھانے اور ان کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لیے دور حاضر کے تقاضوں پر مبنی موضوعات پر ورکشاپس منعقد کرائی جاتی ہیں جو انہیں بہترین استاد بننے میں مدد فراہم کرتی ہیں-

12-اسکے ساتھ ساتھ جامعہ میں مقیم ملکی و غیر ملکی طالبات کو ہر سہ ماہی امتحان کی تعطیلات کے دوران مختلف سیر گاہوں کا دورہ کروایا جاتا ہے، اور اسکے تمام تر اخراجات، جیسے کھانا پینا، وغیرہ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

یہاں تک تو طالبات کی چند سرگرمیاں ذکر کی گئی ہیں، اور مستقبل میں مزید تفریحی وسائل کے منصوبوں کے حوالے سے اہلیہ مفتی محمد نعیم (رحمہ اللہ) (جو کہ مدرسہ ہذا کی مدیرہ ہونے کہ ساتھ انتہائی سمجھدار خاتون ہیں، اور کئی برس سے نہایت عمدہ طریقے سے مدرسے کے نظام کو چلارہی ہیں) سے ایک نشست میں جاننے کی کوشش کی گئی، ذیل میں انکا انٹرویو ذکر کیا جاتا ہے۔

معلمہ رافعہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مدیرہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معلمہ رافعہ: سب سے پہلے تو اپنے متعلق کچھ بتائیں، کہ آپ کا تعلق کہاں سے ہے؟

مدیرہ: میرا نام تسنیم ہے، اور میری پیدائش کراچی کی ہے، اور میرے والدین کا تعلق ہندوستان سے ہے، انہوں نے اپنے بچپن ہی میں پاکستان کیطرف ہجرت کی تھی، اور پھر یہیں اپنی تمام عمر گزاری۔

معلمہ رافعہ: آپ کی فیملی میں کتنے افراد ہیں؟

مدیرہ: الحمدللہ میرے پانچ بچے ہیں، جن میں تین بیٹے، اور دو بیٹیاں ہیں۔

معلمہ رافعہ: جامعہ بنوریہ عالمیہ للبنات ایک منفرد دینی ادارہ ہے، آپ کتنے عرصہ سے اسکے ساتھ وابستہ ہیں؟

مدیرہ: میرا تعلق جامعہ سے، تقریباً 26-27 برس سے ہے۔

معلمہ رافعہ: طالبات کیلئے مدرسہ قائم کرنے کے پسِ پشت کیا مقاصد تھے، نیز مدرسہ کی بنیاد کس نے رکھی؟

مدیرہ: سن 1994 میں مفتی محمد نعیم (رحمہ اللہ) نے مدرسہ کی بنیاد رکھی، اور انکا مقصد یہ تھا، کہ طالبات کی بہترین تربیت ہو، تاکہ آگے جاکر وہ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کر سکیں، اور اسکے علاوہ اپنی زندگی کے مقصد کو پہچان کر اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزاریں۔

معلمہ رافعہ: جامعہ میں طالبات کی نصابی سرگرمیوں کے علاوہ، غیر نصابی و تفریحی سرگرمیاں کونسی ہیں؟

مدیرہ: نصابی سرگرمیوں کے علاوہ، طالبات کی غیر نصابی سرگرمیاں بہت سی ہیں، جیسے، انکے مابین مختلف اقسام کے مقابلے کروائے جاتے ہیں، اور سالانہ تقریبات منعقد کی جاتی ہیں، اسی طرح چھٹیوں میں سلائی کڑھائی، اور نقش و نگاری پر مشتمل کورسز کروائے جاتے ہیں، اور صرف یہ ہی نہیں، بلکہ مدرسے کیطرف سے انہیں مختلف سیر گاہوں میں تفریح کیلئے بھی لے جایا جاتا ہے۔

معلمہ رافعہ: معاشرے میں جو تفریح کا تصور ہے، جیسے انٹرنیٹ، ٹیلیویژن پر نشر کیے جانے والے پروگرامز، کھیل کود، اور رقص وغیرہ، سے تفریح حاصل کرنا کس حد تک درست ہے؟

مدیرہ: ان تمام ذرائع سے تفریح حاصل کرنا، نا صرف گناہِ کبیرہ، بلکہ معاشی واخلاقی بگاڑ کا ذریعہ ہے، موجودہ دور میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہو رہا ہے، لیکن اگر انٹرنیٹ کا درست استعمال کیا جائے، تو یہ بہت فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔

معلمہ رافعہ: مستقبل میں طالبات کیلئے تفریحی وسائل مہیا کرنے کے حوالے سے آپ کے کیا منصوبے ہیں؟

مدیرہ: مستقبل میں ہمارے کئی عزائم ہیں، جیسے طالبات کی تفریح کیلئے اسپورٹس گراؤنڈ کا مہیا کرنا، نیز مختلف گھریلو سرگرمیوں سے طالبات کو ہم آہنگ کروانا ہے تاکہ وہ معاشی طور پر مستحکم ہو سکیں۔

معلمہ رافعہ: بہت سے دنیادار لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ مدرسے کی طالبات کو صرف دینی تعلیم دی جاتی ہے، اور دنیا سے انہیں کوئی سروکار نہیں، اور نا ہی وہ معاشرے میں ترقی کر سکتی ہیں، آپکی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

مدیرہ: انکی یہ سوچ بلکل غلط ہے، کیونکہ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر کے تقاضوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، دنیاوی تعلیم حاصل کرنا بھی بے حد ضروری ہے، اسی کہ پیشِ نظر جامعہ میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ جدید عصری علوم سے بھی آراستہ کیا جاتا ہے، اور اس وقت جامعہ ہذا کی فارغ التحصیل طالبات بین الاقوامی سطح پر مختلف، مدارس کالجز، اور یونیورسٹیوں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

معلمہ رافعہ: میں آپ کی بے حد مشکور ہوں، کہ آپ نے اپنے قیمتی اوقات میں سے مجھے کچھ وقت دیا، اللہ پاک آپکو جزائے خیر عطا فرمائے، اور اس مدرسے کو دن دگنی ورات چگنی ترقی عطا فرمائے،، آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆


حوالہ جات

1-مولوی نیّر کاکوروی، نور اللغات، (کراچی / جنرل پبلشنگ ہاؤس / نومبر 1959) جلد دوم / صفحہ 541

Molvi Nāyyār kkorv,Nurull ul lughat (Karachi general publishing house, november1959)2: 541

2-ابن المنظور، لسان العرب (، ایران / مکتبہ فلسطین / محرم 1405) جلد 2 / صفحہ 541

Ibn ul Manzoor,Lisan ul Arab,(Iran Maktaba phlasteen,Muharram1405)2:541

3-ابو عیسی محمد بن عیسی الجامع الصغیر، (کراچی, القادر پرنٹنگ پریس، 2009) جلد 2 / صفحہ 658، الحدیث 236 باب ماجاء فی صفۃ مزاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم

Abū 'Eisā Mohammad Ibn Eisā Al- Jami' as Saghīr ,(Karachi ,Al Qadir Printing Press,2009)Hadeeth 236,page:658

,4-ایضاً ابو عیسی محمد بن عیسی الجامع الصغیر، صفحہ 659 / الحدیث 238

Abū 'Eisā Mohammad Ibn Eisā Al- Jami' as Saghīr, Hadeeth 238, page:659

5-یحیٰی بن علی بن محمد الشیبانی، مشکوۃ المصابیح (ملتان، مکتبہ حقانیہ، 2004) صفحہ نمبر 336 / باب اعداد آلۃ الجھاد

Yahyā' ibn Alī ibn Muhammad Al Shāybanī,' Mishkāt al- Masabih (Multan ,Maktaba Hāqqanīa,2004)page 336

6-علامہ علاؤالدین علی / کنز العمال (بیروت / مکتبہ مؤسستہ الرسالۃ 2008) جلد / 15 / صفحہ 211

Allāmā 'Alā al-Din 'Alī Al Muttāqī, Kanz al-Ummāl (Beīrut Muktaba Muasīsatur-Risālah, 2008) page211

7-علامہ علاؤالدین علی المتقی بن حسام الدین کنز العمال (بیروت / مکتبہ مؤسستہ الرسالۃ 2008) جلد / 15 / صفحہ 224

Allāmā 'Alā al-Din 'Alī Al Muttāqī, Kanz al-Ummāl (Beīrut, Muktaba Muasīsatur-Risālah)page224

8-یحیٰی بن علی بن محمد الشیبانی، مشکوۃ المصابیح (مکتبہ حقانیہ، ملتان، 2004) صفحہ نمبر 280 / باب عشرۃ النساء / الفصل الاول

Yahyā' ibn Alī ibn Muhammad Al Shāybanī', Mishkāt al- Masabih (Multan ,Maktaba Hāqqanīa,2004)page 280

9-ایضاً یحیٰی بن علی بن محمد الشیبانی، مشکوۃ المصابیح / صفحہ 281 / الفصل الثانی

Yahyā' ibn Alī ibn Muhammad Al Shāybanī,' Mishkāt al- Masabih ,page281